بابر نے اس دارالعلوم کی دل کھول کر مدد کی۔(۱)بابر کی وفات کے بعد اس کا بیٹا نصیر الدین ہمایوں اس کا جانشین ہوا۔ وہ بھی علم دوست اور علماء ومشائخ سے محبت کرنے والا انسان تھا۔اس کی مجلس میں عالم، فاضل اور فقیہ موجود رہتے تھے۔ اکبر مذہب کی تفریق کیے بغیر اہل علم کی قدر ومنزلت کرتا تھا۔مشہور عالم دین مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی جنھوں نے ''حاشیہ علی التلویح علی المقدمات الاربع '' تالیف کیا، اسی زمانے میں پیدا ہوئے ۔شہنشاہ نورالدین محمد جہانگیر بھی عالم، شاعر اور علم پرور بادشاہ تھا۔شاہجہاں نے اسلامی روایات وثقافت کوفروغ دیا۔عالیشان مساجد، مدارس،مقبرے، کتب خانے، عمارتیں اورخانقاہیں تعمیر کروائیں۔ اس دور کے اصولیین میں ملاعبدالسلام دیوی،شارح منارالاصول وغیرہ نمایاں ہیں۔اورنگ زیب عالمگیر معقولات ومنقولات میں دسترس رکھنے والا کثیر المطالعہ حکمران تھا اوراس نے اپنے زمانے کے جید علماء کرام سے مختلف علوم وفنون کی تعلیم حاصل کی تھیں۔مشہور اصولی شیخ احمد المعروف ملاجیون امیٹھوی حنفی ،صاحب نورالانوار فی شرح المنار للنسفی بھی ان کے اساتذہ میں شامل ہیں۔جید علماء کی زیرنگرانی فتاویٰ عالمگیری کی آٹھ برس میں تدوین اس دورکا ایک شاہکار ہے۔

مغلیہ دور سے پہلے کے اصولیین اوران کی خدمات

اصول فقہ کی تدوین کی تاریخ پہلی صدی ہجری کے آخری دوعشروں سے شروع ہوتی ہے۔لیکن دوسری صدی ہجری سے لیکر ۶۴۴ ھ تک کہ وہ اصولیین جن کاتعلق برصغیر سے تھا، ان کے بارے میں معلومات حاصل نہیں ہوسکیں۔ برصغیر کے پہلے اصولی صفی الدین محمدؒ بن عبدالرحیم بن محمدالہندی الشافعی (۶۴۴ ھ-۷۱۵ھ/۱۲۴۶-۱۳۱۵ء) ہیں ۔انہوں نے فن اصول فقہ پر کئی اہم کتابیں لکھیں مثلاً نہایۃ الوصول الی علم الاصول اورالرسالہ السنیسہ فی الاصول وغیرہ(۲)،شیخ عبداللہ بن محمد حسینی شیخ جمال الدین دہلوی معروف بہ ''نقرہ کار'' انہوں نے صدرالشریعہ الاصغرکےمتن ''التنقیح '' کی شرح لکھی (۳)،مولانا معین الدین عمرانی دہلوی نے حسام الدینؒ الاخسیکثی کی کتاب ''المنتخب الحسامی '' پر حاشیہ لکھاتھا (۴) تلویح

اورمنار کی شرحیں لکھیں(۵)، سراج الدینؒ ابوحفص عمر بن اسحٰق بن احمد الشبلی الہندی الغزنوی المصری نے اصول فقہ میں زبدۃ الاحکام فی اختلاف الائمۃ الاعلام، اللوامع فی شرح جمع الجوامع،شرح المنار للنسفی فی الاصول،المنیر الزاھر من الفیض الباھر من شرح المنغی الخبازی فی الاصول اورشرح بلیع النظام تالیف کیں(۶)، شیخ یوسفؒ بن جمال حسینی ملتانی حنفی نے توجیہ الکلام فی شرح منار الاصول للنسفی (۷)،سعد الدینؒ بن قاضی بدھن بن شیخ محمد القدوائی خیرآبادی نے شرح اصول البزدوی (۸)اورشرح الحسامی تالیف کیں(۹)، جہانگیر سید محمد اشرفؒ بن محمد ابراہیمؒ الحسینی الحسنی السمنانی نے ''الفصول فی اصول الفقہ '' تالیف کی (۱۰)، ابوالقاسم احمدؒ بن عمر الزوالی ، دولت آبادی، شہاب الدینؒ بن شمس الدین الھندی نے اصول فقہ میں امر کی بحث تک بزدوی کی شرح لکھی(۱۱)، ابو الفضائل سعد الدین عبداللہؒ بن عبدالکریم دھلوی حنفی نے کتاب''افاضۃ الانوار فی اضائۃ اصول المنار فی اصول الفقہ ''تالیف کی (۱۲)، علاء الدین الہ دادؒ بن عبداللہ جونپوری حنفی شرح اصول البزدوی اورحاشیہ علی اصول الشاشی المسمّی ''فصول الغواشی''تالیف کیا۔(۱۳)

مغلیہ دور کے اصولیین اوران کی خدمات

شیخ وجیہ الدینؒ بن نصر اللہ عماد الدین گجراتی (۹۹۸ھ/۱۵۹۰ء)

رودکوثر کے مطابق ''شیخ وجیہ الدینؒ مشرقی گجرات کے قدیم شہر چانپا نیر میں پیداہوئے۔احمد آباد میں ایک عرصہ تک خلق خدا کوتعلیم دینے میں مشغول رہے اورمتعدد درسی کتب پر حاشیے اورشرحیں لکھیں وہ اپنے مدرسے کے وسط میں مدفون ہیں ان کے مزار کا چھپرکھٹ نواب مرتضیٰ خان نے تیار کروایا جس پر سیپ کا نہایت اعلیٰ درجہ کا کام ہوا ہے۔ وہ ایک جید عالم تھے۔ بدایونی لکھتا ہے کہ شاید ہی کوئی درسی کتاب ،چھوٹی یا بڑی ہوگی جس کی انہوں نے شرح یا حاشیہ نہ لکھا ہولیکن لوگ انہیں ایک ولی مانتے تھے''(۱۴)۔آپ کی نسبت دوسرے سلاسل سے بھی تھی اگر چہ تربیت وتکمیل اجازت وخلافت طریقہ شطاریہ سے حاصل ہوئی۔سید محمد غوث گوالیاری سے

بھی روحانی فیض پایا۔عظیم حکمران شیر شاہ سوری ان کی علمیت کا معترف تھا۔(۱۵)

آپ نے ''اصولِ بزدوی''پر حاشیہ لکھا۔اس کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ فخر الاسلام نبردوی حنفی نے ''اصول البزدوی ''تالیف کی۔یہ کتاب بعض دینی مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔اس کا اسلوبِ بیان خاصا مشکل ہے اسی لیے اس پر حواشی ،شروح ،تعلیقات تخریج کی ضرورت پیش آئی اوراس سے متعلق کم ازکم انیس کتابوں کی لکھنے والوں کی تاریخ وفات کی زمانی ترتیب کے لحاظ سے نشاندہی کی جاسکتی ہے۔(۱۶) شیخ وجیہ الدین نے اس کتاب کی اہمیت اوراس کوآسان ومفید بنانے کی غرض سے ''اصول البزدوی ''پر حاشیہ لکھا۔اس کے علاوہ انہوں نے ''شرح التلویح ''پر حاشیہ لکھاتھا۔(۱۷)

شیخ ابوبکر قریشی حنفی اکبرآبادی (دسویں صدی ہجری)

وہ عالم وفقیہ تھے۔سلطان سکندربن بہلول کے زمانے میں آگرہ آکر رہائش اختیارکرلی تھی۔''نزھۃ الخواطر''میں اس طرح مذکور ہے:''وشرح علی اصول البزدوی''(۱۸)

عبدالحکیمؒ بن شمس الدین محمد ملک العلی حنفی (۹۸۸ھ-۱۰۶۷ھ/۱۵۸۰ء-۱۶۵۶ء)

علم کلام ،تفسیر ،منطق ،فلسفہ،صرف ونحو ،اصولِ فقہ اورعلم فرائض میں مکمل مہارت رکھتے تھے اوران تمام علوم پر ان کی تالیفات موجود ہیں۔شاہجہان نے ان کی بڑی قدر دانی کی اورانہیں رئیس العلماء کے عہدے پر فائز کیا۔گیارھویں صدی ہجری کے اربابِ علم وفضل میں ایک نمایاں نام ملاعبدالحکیم کا ہے۔وہ اکبر کے عہد حکومت میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے اوراسی کے دور میں علوم متداولہ کی تحصیل وتکمیل کی۔مغل شہنشاہ جہانگیراور شاہجہان کے دربار میں بلندمقام پایا۔ملاعبدالحکیمؒ کے اساتذہ میں ملاکمال الدینؒ کشمیری بھی شامل ہیں جن سے شیخ مجددؒالف ثانی نے بھی تعلیم حاصل کی تھی۔(۱۹) دائرہ معارف اسلامیہ کے مطابق شیخ احمد سرہندیؒ کو''مجدد الف ثانی'' کا خطاب علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی نے دیا اورحضرت مجدد نے آپ کی علمی صلاحیت وقابلیت کااعتراف کرتے ہوئے ''آفتابِ پنجاب'' کے لقب سے نوازا۔(۲۰) دومرتبہ بادشاہِ وقت نے

انہیں سونے چاندی سے تلوایا اوران کے وزن کے مطابق چھ چھ ہزار روپیہ نقد انعام دیا۔ان کامزار سیالکوٹ کے باہر شہابان روڈ پر ہے۔(۲۱)

حافظ عبدالرحمٰن امرتسری اپنے سفرنامے میں ملا عبدالحکیمؒ سیالکوٹی کے بارے میں برصغیر کے علاوہ دوسرے اسلامی ممالک میں ان کے علمی مقام ومرتبہ سے آگاہی پانے کے بعد اپنے مشاہدات کو اس طرح قلمبند کرتے ہیں: ''عراق ،شام اور استنبول کی متعدد درس گاہوں میں مجھے آپ کی تصانیف داخلِ درس دیکھنے کا موقع ملا۔ ہندوستان سے باہر بلاد اسلامیہ میں علمی حیثیت سے جو شہرت مولوی عبدالحکیمؒ صاحب کو حاصل ہوئی ایسا کوئی مصنف حاصل نہ کرسکا''۔(۲۲) عبدالحکیمؒ سیالکوٹی کی کتابوں کی شہرت واہمیت کا اندازہ دوسرے حوالوں سے بھی ہوتا ہے۔شاہ ولی اللہؒ نے حجاز میں قیام کے دوران شیخ وفداللہؒ ابن شیخ محمد بن سلیمانؒ المغربی سے اور پھر شیخ ابوطاہرؒ سے جو شیخ ابراہیمؒ کردی کے صاحبزادے تھے اکتساب فیض کیا۔شیخ ابوطاہرؒ نے شیخ عبداللہؒ لاہوری سے ملاعبدالحکیمؒ سیالکوٹی کی کتب پڑھی تھیں۔(۲۳)

مناظر احسن گیلانی مولانا آزاد کی ماثر الکرام کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ''سید میر اسمٰعیلؒ مختلف حلقہ ہائے درس سے استفادہ کرنے کے بعد آخر میں ملاعبدالحکیمؒ سیالکوٹی کے حلقہ میں پہنچے اور درخواست کی کہ انہیں وقت دیا جائے تاکہ جو کتابیں ان سے پڑھنا چاہتے ہیں پڑھ لیں۔عبدالحکیمؒ نے اپنے وقت کو دیکھ کر کہا کہ علیحدہ سے سبق پڑھانا تو تنگی وقت کی وجہ سے دشوار ہے البتہ فلاں طالب علم کی جماعت میں شریک ہوکر سبق سن سکتے ہو۔(۲۴) صوبہ اترپردیش کے شہر بلگرام سے تعلق رکھنے والے سید میر اسمٰعیل کا سیالکوٹ پہنچ کر علم حاصل کرنے کی درخواست کرنا ان کے تبحر علمی پر دلالت کرتا ہے۔ انہوں نے بہت سے موضوعات پر قلم اٹھایا اور عمدہ کتابیں لکھیں جو زیادہ تر متقدمین علماء کی علوم عقلیہ ونقلیہ میں مشہور تصانیف کی شروح وحواشی پر مشتمل ہیں۔

آپ نے ''حاشیہ علی التلویح علی المقدمات الاربع ''تالیف کیا۔(۲۵) ''التلویح ''پرکم ازکم ۵۷حواشی وتعلیقات لکھنے والوں کی تاریخ وفات کی زمانی ترتیب کے لحاظ سے شمار کیا جائےتو یہ''التلویح ''پرانتیس واں حاشیہ ہے(۲۶)عبدالحکیم کا یہ حاشیہ''حاشیہ التلویح '' ہندوستان سے ۱۲۲۹ھ میں چھپ چکا ہے۔

حاشیہ علی الحسامی (۲۷)اس کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ علامہ حسام الدین محمد بن محمدالاخسیکثی حنفی نے ''المنتخب الحسامی ''لکھی۔یہ اصول فقہ میں ایک اہم کتاب ہے۔اس کا شمار جامع اورمشکل متون میں ہوتا ہے۔اس کی ایک خصوصیت مسائل کے بیان کرنے میں اختصار ہے۔اس پر زیادہ تر حواشی ،شروح وتعلیقات وغیرہ عربی، فارسی اوراردو زبانوں میں لکھے گئے۔ اس پرلکھی گئی کتابوں کی تعدادکم ازکم سولہ تو ضرور ہےجن کے لکھنے والوں کی تاریخ وفات کی زمانی ترتیب کےلحاظ سےنشاندہی کی جاسکتی ہے۔(۲۸)عبدالحکیم سیالکوٹی نے بھی اس پر حاشیہ لکھا۔

عبدالسلام المفتی بن ابی سعید بن محبّ اللہ الحسینی الکرمانی (۱۰۶۹ھ/۱۶۵۸ء)

آپ لکھنو میں پیدا ہوئے۔معقول ومنقول کے جامع عالم تھے۔اپنے شہر میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد لاہورآئے اورمفتی عبدالسلام لاہوری سے اکتساب فیض کیا۔یہاں تک کہ فقہ، کلام اوراصول میں کامل دسترس حاصل کرلی۔ایک زمانے تک لاہور میں تدریس کرتے رہے پھر مغل بادشاہ شاہجہاں کے یہاں مفتی العسکر (شاہی لشکر میں مفتی)کے عہدے پر فائز ہوئے اور پھر اس عہدے سے علیحدگی اختیار کرکے لاہورہی میں مقیم ہوگئے۔تذکرہ نگارآپ کو ملا اصولی کے نام سے یادکرتے ہیں۔آپ نے نامورشاگردجیسے ملاعبدالحکیم،ملا دانیال چوراسی وغیرہ پیدا کیے۔ آپ کی اولادمیں سے ملانورالہدی،ملانظام الدین احمد، ملاعبدالحفیظ، ملاعبدالباقی شارح مثنوی، ملاعبدالصمدمفسرقرآن اورشاہ ابوالمعالی بڑے فاضل تھے۔(۲۹)

آپ نے حاشیہ علی التحقیق اور شرح المنار(الاشراحات المعالیہ) تالیف کیں (۳۰)

احمد بن سلیمانؒ الکردی گجراتی (۱۰۹۲ھ/۱۶۸۱ء)

یہ گجرات میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی ۔ان کے والد کرد سے ہندوستان آکر سرزمین گجرات میں مستقل قیام پذیر ہوگئے تھے۔بہت سے علوم میں یادگار کتابیں چھوڑیں۔

انہوں نے ''حاشیہ علی حاشیہ السعد والسید علی شرح مختصر الاصول '' تالیف کیا۔(۳۱) اسکی مختصر تفصیل یہ ہے کہ ابن الحاجبؒ مالکی کی ''مختصر المنتھی ''پر علامہ سعد الدینؒ التفتازانی کی شرح پر حاشیہ لکھا۔حاجی خلیفہ نے سید شریف جرجانی کی کتاب کو'' مختصر المنتھی لابن الحاجب '' کی شرح بتایا ہے اور پھر اس پر حواشی ذکر کیے اسی طرح اسمٰعیل باشا نے بھی جرجانیؒ کی کتابوں کوشرح بتایا ہے ۔(۳۲) جبکہ درست یہ لگتا ہے کہ سید جرجانیؒ نے شیخ عضدؒ کی شرح پر حاشیہ لکھا اور وہ حاشیہ اتنا مقبول ہوا کہ اس پر بہت سے حواشی لکھے گئے احمد بن سلیمانؒ گجراتی نے بھی حاشیہ شریف پر حاشیہ لکھا۔

عبدالدائم بن عبدالحی بن عبدالغنی عباسی گوالیری (گیارھویں صدی ہجری)

آپ عالم وفقیہ تھے اور فنونِ فقہ واصول وعربیہ میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔''نزھۃ الخواطر''میں آپ کے بارے میں اس طرح مذکور ہے لہ ''اساس الاصول" کتاب فی اصول الفقہ صنفہ فی امام شاھجھان بن جھانگیر التیموری سلطان الھند وھو محفوظۃ فی المکتبۃ الحامدیۃ رامپور ''۔(۳۳)

شیخ یعقوبؒ بن حسن صرفی (صوفی) کشمیری (۹۰۸ھ-۱۰۰۳ھ)

وہ حافظ قرآن ،عالم ،عابد وزاہد تھے۔کشمیر میں پیدائش ونشو ونما ہوئی ۔مولانا رضی الدین کشمیری وغیرہ سے علوم حاصل کیے۔شیخ عبدالرحمٰن جامی کے شاگرد شیخ محمد آنی سے فن شعر کی تعلیم حاصل کی۔ شیخ کمال الدین حسینی خوارزمی سے بیعت ہوئے اورانھیں کے حکم سے کشمیر سے سمرقند گئے اورخانقاہی تربیت حاصل کر کے کشمیرلوٹ آئے۔ حرمین شریفین اور بغداد سمیت دیگر ممالک کے علمی اسفار کیے۔ ایران تشریف لے گئے اور وہاں کے صفی حکمران طہماسپ سے

خصوصی ملاقات کی اور وہاں مسلکی منافرت وتعصب ختم کروانے میں اہم کردار ادا کیا۔ سمر قند اور حرمین کے اسفار کیے۔ متعدد کتابیں تصنیف کیں۔

انہوں نے ''حاشیہ علی التلویح ''تالیف کیا(۳۴) ''نزھۃ الخواطر'' کے مطابق ''تعلیقات علی التلویح'' لکھے۔ اور صاحب خزینۃ الاصفیاء نے ان کے حالات زندگی بیان کیے اور لکھا کہ انہوں نے توضیح وتلویح پر حاشیہ لکھا۔(۳۵)

عبداللہؒ بن عبدالحکیمؒ بن شمس الدین سیالکوٹی حنفی (۱۰۸۰ھ یا ۱۰۹۳ھ)

آپ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ عالم گیر نے بختاور خان کو خط دے کر حکم دیا کہ عبداللہ بن عبدالحکیم کو صدارت عظمٰی کا عہدہ دینے کیلئے جس طرح بھی ممکن ہو بلوایا جائے۔ انہوں نے بختاور خان کا خط پڑھ کر جواب دیا کہ یہ فراق کا زمانہ ہے اب دنیا میں مشہور ہونے کا زمانہ نہیں ہے۔ چنانچہ اجمیر گئے کچھ دن وہاں قیام کیا اور اپنے شہر لوٹ آئے اور لوگوں سے کنارہ کش ہو گئے۔ مناظر احسن گیلانی نے لکھا کہ ''بہت پائے کے عالم تھے۔ انہوں نے بیضاوی پر مشہور حاشیہ لکھا جو قسطنطنیہ سے طبع ہو چکا ہے''۔(۳۶)

آپ نے التصریح بغوامض التلویح اور ''نزھۃ الخواطر'' میں ہے: ''التصریح علی التلویح من البدایۃ الی مقدمات الاربع (۳۷)'' اور شرح التنقیح فی الاصول تصنیف کیں (۳۸) یہ صدرالشریعہ الاصغر، عبیداللہ بن مسعود تاج الشریعہ کے متن ''التنقیح'' کی شرح ہے۔

''التنقیح''متن ہے اور''التوضیح''اس متن کی شرح ہے جو خود صاحب متن صدر الشریعہ الاصغرؒ نے لکھی۔ بعد میں علامہ سعد الدینؒ التفتازانی شافعی نے ''التلویح فی کشف حقائق التنقیح ''کے نام سے ''التنقیح '' کی شرح لکھی۔(۳۹) ان تینوں یعنی ''التنقیح والتوضیح والتلویح ''پر کثرت سے حواشی، شروح وتعلیقات لکھے گئے صرف ''التلویح ''پر حواشی وتعلیقات کی تعداد کم از کم ۵۷ ہے(۴۰) جبکہ ''التنقیح والتوضیح ''پر شروح وحواشی

وتعلیقات کی تعداد کم ازکم ۲۵ ہے ۔(۴۱) اگر ''التنقیح'' کے شارحین کی تاریخ وفات کی زمانی ترتیب کے لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ ''التنقیح'' پر لکھی جانے والی بیسویں شرح ہے ۔(۴۲)

عبدالرشیدؒ بن مصطفیٰ شمس الحق جونپوری ہندی (۱۰۸۳ھ/۱۶۷۲ء)

آپ کا شمار منطق ،حکمت واصول کے ممتاز علماء میں کیا جاتا ہے ۔آپ شیخ نظام الدین سہالوی کے شاگرد تھے ۔

آپ نے ''حاشیہ علی شرح العضد علی مختصر ابن الحاجب ''تالیف کیا ۔(۴۳) اوراس کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ شیخ عضد الدینؒ الایجی نے ابن الحاجبؒ کی کتاب ''مختصر المنتھی '' کی شرح لکھی ۔ان کی اس شرح کو دوسری تمام شروح کے مقابلے میں زیادہ شہرت اور پذیرائی حاصل ہوئی اور نہ صرف اس شرح پر کثرت سے حواشی لکھے گئے بلکہ اس کے حواشی پر بھی حاشیے لکھنے کا سلسلہ شروع ہوگیا جن کی کم ازکم تعداد ۲۴ توضرور ہے ۔(۴۴) عبدالرشید جونپوری نے بھی عضدالدین الایجی کی شرح پر حاشیہ لکھا تھا ۔

یعقوب بنانی لاہوری (۱۰۹۸ھ)

وہ عارف ، عالم ومحدث تھے ۔لاہور میں ولادت ونشونما ہوئی ۔شاہجہاں نے انہیں اپنے لشکر میں امیر عدل مقرر کیا تھا ۔ وہ مدرسہ شاہ جہاں میں تدریس کرتے رہے ۔آپ نے حسامی کی شرح لکھی ۔(۴۵)

ملا قطب الدین بن عبدالحلیم (۱۰۴۰ تقریباً -۱۱۰۳ھ)

وہ ایک بلند پایہ عالم تھے ۔ان کا سلسلہ نسب حضرت ایوب انصاریؓ سے جاملتا ہے ۔ان کے اسلاف میں سے ایک بزرگ خواجہ ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد انصاری بھی تھے جن کا مزار ہرات میں ہے ۔خواجہ ابو اسماعیل کی اولاد میں سے ملا جلال الدین برصغیر آئے اور انہوں نے دہلی میں ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی ۔ یہی ملا جلال الدین جد امجد ہیں نظام الدین محمد سہالوی کے ،جنہوں نے درس نظامی مرتب کیا ۔ملا جلال الدین کی اولاد نے دہلی سے ترک سکونت کرکے قصبہ سہالی میں رہائش

اختیار کر لی تھی۔ ملا قطب الدین نے ملا دانیال چوراسی اور قاضی گھاسی الہ آبادی سے اصول فقہ، منطق، فلسفہ اور علم کلام کی تعلیم حاصل کی۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں مشغول ہو گئے۔ مغل شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے ان سے کئی بار ملاقات کی خواہش ظاہر کی تھی مگر انہوں نے دربار سے دور رہنا پسند کیا۔ خاندانی تنازع کی بناپر انہیں قتل کیا گیا اور مکان نذر آتش کر دیا گیا۔ غلام علی آزاد بلگرامی کے مطابق گھر کے سامان کے ساتھ ملا قطب الدین کا ''حاشیہ شرح عقائد دوانی'' بھی جل کر راکھ ہو گیا۔ اورنگ زیب نے ان کے بیٹے ملا محمد سعید کی فریاد پر انہیں رہائش کیلئے لکھنو میں فرنگی محل کا علاقہ دے دیا تھا۔

آپ نے ''التلویح'' پر حاشیہ لکھا (۴۶) مگر تلاش اور کوشش کے باوجود اس کے کسی نسخے کی کسی کتب خانہ میں موجودگی کے بارے میں معلوم نہیں ہوسکا۔ اور نہ ہی اس حاشیہ کی تفصیلات کے بارے میں کسی اور ذریعے سے معلومات حاصل ہوسکیں۔

محب اللہؒ بن عبدالشکور العثمانی الصدیقی بہاری حنفی (۱۱۱۹ھ/۱۷۰۷ء)

برصغیر میں ولادت اور وفات ہوئی۔ فقیہ، اصولی، منطقی محقق اور باحث تھے۔ اورنگ زیب عالمگیر نے انہیں لکھنو کا اور پھر حیدرآباد کا قاضی مقرر کیا اور ان کے لیے اپنے محل میں مدرسہ بنوایا۔ رود کوثر کے مطابق پھر وہ اورنگ زیب کے جانشین بہادر شاہ کے بیٹے شہزادہ رفیع القدر کے اتالیق مقرر ہوئے۔ (۴۷) قاضی جاویدؔ نے اس زمانے کے علماء کے فکری احوال کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے لکھا ہے کہ ''اس عہد کے علماء میں میر محمد زاہدؒ اور ملا محب اللہؒ بہاری اہم تھے جنہیں سرکاری سرپرستی حاصل تھی مگر اسی سبب سے وہ محض مدرسی علماء ہو کر رہ گئے تھے چنانچہ ان کے علمی کارنامے قدیم کتابوں کی شرحوں کی نئی شرحیں لکھنے تک محدود رہے''۔ (۴۸)

آپ نے اصول الفقہ میں ''مسلم الثبوت'' لکھی۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب مدارس میں بطور نصابی کتاب شامل رہی۔ (۴۹) اس کتاب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ متاخرین علمائے اصول فقہ کے طریقہ تدوین پر لکھی جانے والی کتابوں میں سب سے زیادہ دقیق اور جامع کتاب ہے۔ اس میں ابن الہمامؒ حنفی کی '' التحریر ''اور تاج الدینؒ السبکی

کی ''جمع الجوامع '' کے انتہائی ایجاز واختصار کے باوجود بڑے واضح اور سہل انداز میں فقہی اصول بیان کیے گئے ہیں۔ رودکوثر میں لکھا ہے کہ ''مسلم الثبوت ''فقہ اور اصولِ فقہ سے متعلق ایک بلند پایہ کتاب ہے اور علامہ بحرالعلومؒ اور دوسرے علماء نے اس پر حاشیے لکھے ہیں۔(۵۰)
''مسلم الثبوت'' پر متعدد شروح لکھی گئیں جن میں سے دو اہم ترین یہ ہیں:
(۱) عبدالعلی محمد بن نظام الدین الانصاریؒ الہندی نے اس کی ایک عمدہ شرح لکھی اور اس کا نام ''فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت'' رکھا۔(۵۱)
(۲) عبدالحق فرنگی محلی نے ''شرح مسلم الثبوت'' لکھی۔(۵۲)

☆☆☆☆☆

کتابیات وحواشی

(۱) تذکرہ علماء اہل سنت وجماعت، اقبال احمد فاروقی، لاہور مکتبہ نبویہ ۱۹۸۸ء، ص۹۲
(۲) کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون، مصطفی بن عبداللہ القسطنطنی الرومی الحنفی، ملا کاتب الجلبی، حاجی خلیفہ، بیروت، دارالفکر ۱۴۰۲ھ-۱۹۸۲ء، ج۲، ص۱۹۱۹
۔ ھدیۃ العارفین فی اسماء المؤلفین و آثار المصنفین، اسماعیل باشابغدادی، بیروت، دارالفکر ۱۴۰۲ھ-۱۹۸۲ء، ج۲، ص۱۴۳
۔ الدرر الکامنہ فی اعیان المائۃ الثامنہ، احمد بن علی بن محمد بن علی بن احمد الکنانی ابن حجر عسقلانی شافعی، بیروت، دارالجیل (سنہ ند) ج۴، ص۱۴-۱۵ (۲۹)
۔ الفتح المبین فی طبقات الاصولیین، عبد اللہ المصطفی المراغی، بیروت محمد امین دمج (سنہ ند) ج۲، ص۱۱۶-۱۱۵
(۳) نزھۃ الخواطر وبھجۃ المسامع والنواظر، عبد الحی بن فخرالدین الحسنی ہند، رائے بریلی مکتبہ دارعرفات ۱۹۹۱ء-۱۴۱۲ھ ملتان، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ج۲، ص۴۷ (۱۳۴)
(۴) تذکرۃ المصنفین، محمد حنیف گنگوہی کراچی میر محمد کتب خانہ (سنہ ند) ص۳۱۹
(۵) سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات، خلیق احمد نظامی لاہور، نگارشات ۱۹۹۰ء، ص۳۳۳ کا حاشیہ
(۶) نزھۃ الخواطر، عبد الحی، ج۲، ص۹۷-۹۸ (۱۷۴)

۔ الفتح المبین فی طبقات الاصولیین، عبد اللہ المصطفی المراغی، ج۲، ص۱۸۸،۱۶۵
۔ کشف الظنون، حاجی خلیفہ، ج۲، ص۱۹۹
۔ ھدیۃ العارفین، اسماعیل باشا، ج۵، ص۷۹۰
۔ تاج التراجم فی طبقات الحنفیہ، زین الدین قاسم بن قطلوبغا، بغداد، مکتبۃ المثنی ۱۹۶۲ء، ص۴۸-۴۹ (۱۴۴)

(۷) نزھۃ الخواطر، عبد الحی، ج۲، ص۱۸۲-۱۸۳ (۲۹۴)

(۸) ھدیۃ العارفین، اسماعیل باشا، ج۵، ص۳۸۵
۔ حدائق الحنفیہ، فقیر محمد لکھنو، مطبع نامی کشور ۱۲۹۷ھ، نویں صدی ہجری کے فقہاء
۔ معجم الاصولیین، محمد مظہر بقا، مکۃ المکرمہ جامعہ ام القری ۱۴۱۴ھ، ج۲، ص۱۱۹ (۳۵۵)

(۹) نزھۃ الخواطر، عبد الحی، ج۳، ص۶۰-۶۱ (۹۳)

(۱۰) معجم الاصولیین، محمد مظہر بقا، مکۃ المکرمہ جامعہ ام القری ۱۴۱۴ھ، ج۱، ص۲۷۵ (۲۲۰)

(۱۱) کشف الظنون، حاجی خلیفہ، ج۵، ص۱۱۶۷ اس میں ان کی تاریخ وفات ۸۴۸ھ مذکور ہے۔
۔ معجم الاصولیین، محمد مظہر بقا، ج۱، ص۱۸۱ (۱۳۱)، ج۲، ص۱۳۵ (۲۷۰)
۔ معجم المؤلفین تراجم مصنفی الکتب العربیہ، عمر رضا کحالہ، دمشق، المکتبہ العربیہ ۱۳۷۶ھ-۱۹۵۷ء، ج۴، ص۳۹

(۱۲) ھدیۃ العارفین، اسماعیل باشا، ج۵، ص۴۷۰
۔ الفتح المبین فی طبقات الأصولیین، عبد اللہ المصطفی المراغی، ج۲، ص۶
۔ فن اصول فقہ کی تاریخ، عہد رسالت مآب ﷺ تا عصر حاضر، فاروق حسن کراچی، دارالاشاعت ۲۰۰۶ء ص۵۳۲

(۱۳) معجم الاصولیین، محمد مظہر بقا، مکۃ المکرمہ جامعہ ام القری ۱۴۱۴ھ، ج۱، ص۴۹۴
۔ نزھۃ الخواطر، عبد الحی، عبد الحی، ج۴، ص۳۸
۔ تذکرۃ المصنفین محمد حنیف گنگوہی، میر محمد کتب خانہ کراچی، (سنہ ند) ص۲۱۵-۲۱۷

(۱۴) رود کوثر، شیخ محمد اکرم، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ ۱۹۷۹ء، ص۳۹۳-۳۹۴

(۱۵) خزینۃ الاصفیاء مفتی غلام سرور لاہوری لاہور، مکتبہ نبویہ ۱۹۹۰ء مترجم اقبال احمد فاروقی ص۳۲۲-۳۲۱

(۱۶) فن اصول فقہ کی تاریخ، عہد رسالت مآب ﷺ تا عصر حاضر، ص۲۵۱-۲۴۹

(۱۷) کشف الظنون، حاجی خلیفہ، ج۱، ص۴۹۴

- نزھة الخواطر، عبد الحی، ج۴، ص۳۴۳-۳۴۴ (۵۷۰)

- تذکرۃ المصنفین، محمد حنیف گنگوہی، میر محمد کتب خانہ کراچی، (سنہ ند) ص۲۱۵-۲۱۷

(۱۸) نزھة الخواطر، عبد الحی، ج۴، ص۱۰-۹

(۱۹) خزینۃ الاصفیاء، مفتی غلام سرور لاہوری لاہور، مکتبہ نبویہ ۱۹۹۰، مترجم اقبال احمد فاروقی ص۳۲۵-۳۲۳

(۲۰) دائرہ معارف اسلامیہ (اردو)، لاہور، دانش گاہ پنجاب ۱۹۷۵ء، ج۱۲، ص۸۳۵

(۲۱) رود کوثر، شیخ محمد اکرم، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ ۱۹۷۹ء، ص۳۹۱-۳۹۰: (۲۲) حوالہ سابق

(۲۳) افکار شاہ ولی اللہ، قاضی جاوید لاہور، نگارشات المطبعہ العربیہ ۱۹۹۵ء، ص۶۳

(۲۴) پاک و ہند میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت، مناظر احسن گیلانی لاہور، مکتبہ رحمانیہ، ج۱، ص۳۳۵

(۲۵) ھدیة العارفین، اسماعیل باشا، ج۵، ص۵۴

- الفتح المبین فی طبقات الاصولیین، عبد اللہ المصطفی المراغی، ج۳، ص۹۸

- معجم الاصولیین محمد مظہر بقا، مکۃ المکرمہ جامعہ ام القری ۱۴۱۴ھ، ج۳، ص۱۶۴ (۳۹۹)

- نزھة الخواطر، عبد الحی، ج۵، ص۲۳۰-۲۲۹ (۳۲۱)

(۲۶) فن اصول فقہ کی تاریخ، عہد رسالت مآب ﷺ تا عصر حاضر، فاروق حسن، ص۴۳۳

(۲۷) ھدیة العارفین، اسماعیل باشا بغدادی، ج۵، ص۵۰۴

- الفتح المبین، عبد اللہ المصطفی المراغی، ج۳، ص۹۸

- معجم الاصولیین، محمد مظہر بقا، مکۃ المکرمہ جامعہ ام القری ۱۴۱۴ھ، ج۲، ص۱۶۴ (۳۹۹)

(۲۸) فن اصول فقہ کی تاریخ، عہد رسالت مآب ﷺ تا عصر حاضر، فاروق حسن، ص۳۱۹-۳۱۸

(۲۹) تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت، اقبال احمد فاروقی، لاہور مکتبہ نبویہ ۱۹۸۸ء، دیکھئے حاشیہ ص۱۱۵-۱۱۴

(۳۰) معجم الاصولیین، محمد مظہر بقا، مکۃ المکرمہ جامعہ ام القری ۱۴۱۴ھ، ج۲، ص۲۰۲-۲۰۱

- نزھة الخواطر، عبد الحی، ج۵، ص۲۴۳-۲۴۴ (۳۵۰)

(۳۱) معجم الاصولیین، محمد مظہر بقا، مکۃ المکرمہ جامعہ ام القری ۱۴۱۴ھ، ج۱، ص۱۲۸ (۹۰)

(۳۲) ھدیة العارفین، اسماعیل باشا بغدادی، ج۵، ص۸۰۰

(۳۳) نزھة الخواطر، عبد الحی، ج۵، ص۲۳۳ (۳۲۸)

(۳۴) کشف الظنون ، حاجی خلیفہ، ج۱، ص۴۹۴

- تذکرۃ المصنفین ،محمد حنیف گنگوہی کراچی میر محمد کتب خانہ (سنہ ند) ص۲۱۷-۲۱۵
- نزھۃ الخواطر، عبد الحی ، ج۵ ، ص۴۷۴-۴۷۳ (۷۵۳)

(۳۵) خزینۃ الاصفیاء مفتی غلام سرور لاہوری لاہور، مکتبہ نبویہ ۱۹۹۰ء مترجم اقبال احمد فاروقی ص۳۲۵-۳۲۳

(۳۶) پاک و ہند میں مسلمانوں کا نظام تعلیم وتربیت، مناظر احسن گیلانی لاہور، مکتبہ رحمانیہ، ج۱، ص۳۱۵

(۳۷) نزھۃ الخواطر ، عبد الحی ، ج۵، ص۴۷۵ (۴۰۴)

(۳۸) ھدیۃ العارفین ، اسماعیل باشا، ج۵ ، ص۴۷۸

(۳۹) کشف الظنون ، ، حاجی خلیفہ ، ج۱، ص۴۹۶

(۴۰) فن اصول فقہ کی تاریخ ، عہد رسالت مآب ﷺ تا عصر حاضر ، فاروق حسن ، ص۴۳۵-۴۳۱

(۴۱) حوالہ سابق ص۴۳۰ (۴۲) حوالہ سابق ص۴۳۳-۴۳۱

(۴۳) معجم الاصولیین، محمد مظہر بقا، مکۃ المکرمہ جامعہ ام القری ۱۴۱۴ھ، ج۲، ص۲۰۰ (۴۳۵)

(۴۴) فن اصول فقہ کی تاریخ ، عہد رسالت مآب ﷺ تا عصر حاضر ، فاروق حسن ، ص۳۳۳-۳۳۱

(۴۵) نزھۃ الخواطر ، عبد الحی ، ج۵، ص۴۷۵-۴۷۴ (۷۵۴)

(۴۶) تذکرہ مصنفین درس نظامی ، اختر راہی، لاہور مکتبہ رحمانیہ ۱۹۷۸ء، ص۱۵-۱۱

(۴۷) رودکوثر، شیخ محمد اکرم، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ ۱۹۷۹ء، ص۴۷۶

(۴۸) افکار شاہ ولی اللہ، قاضی جاوید لاہور، نگارشات المطبعہ العربیہ ۱۹۹۵ء ص۳۸

(۴۹) نزھۃ الخواطر ، عبد الحی ، ج۶، ص۲۵۸ (۴۶۶)

(۵۰) رودکوثر، شیخ محمد اکرم، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ ۱۹۷۹ء، ص۴۷۶

(۵۱) ایضاح المکنون فی الذیل علی کشف الظنون، اسمعیل باشا بن محمد امین البابانی البغدادی. بیروت، دار الفکر ۱۴۰۲ھ-۱۹۸۲ء، ج۴ ص۲۸۱

- الفتح المبین فی طبقات الاصولیین ، عبد اللہ المصطفی المراغی، ج۳، ص۱۲۴
- معجم الاصولیین محمد مظہر بقا، مکۃ المکرمہ جامعہ ام القری ۱۴۱۴ھ، ج۱، ص۲۲۴

(۵۲) حوالہ سابق

برصغیر میں فن اصول فقہ کا ارتقائی و تحقیقی مطالعہ

(قیامِ مغلیہ سلطنت ۹۳۳ھ تا وفات اورنگ زیب عالمگیر ۱۱۱۹ھ)

ڈاکٹر فاروق حسن ☆

ڈاکٹر عبدالجبار قریشی ☆☆

Abstract

Zahir-ud-Din Muhammad Babur founded the Mughal Dynasty in 1526 in the subcontinent. The golden period of this magnificent dynasty ended with the reign and death of the sixth emperor Aurangzeb Alamgheer in 1707. The Mughal emperors by and large promoted arts and sciences and appreciated Ulama and Fuqaha. Many scholars under the official patronage contributed to Usool-e- Fiqh and wrote great books in this field. There were many other scholars who also contributed greatly on their own. This paper covers the contribution of the scholars in Usool-e-Fiqh from first to sixth Mughal emperor.

ظہیر الدین محمد بابر نے ۹۳۳ھ/۱۵۲۶ء میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی ۔ وہ مربی علم وفن اور، بہترین منتظم و منصف تھا۔ اس کے زمانے میں وسط ایشیاء کے علماء بھی یہاں آئے جیسے ملا زین الدین خوانی جو آگرہ میں ایک بہت بڑے دارالعلوم کے بانی بنے۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم انسانی، این ای ڈی، یونیورسٹی، کراچی

☆☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامی، وفاقی اردو یونیورسٹی، کراچی